



سوال

(82) ایسے عوامی باغوں میں نماز ادا کرنے کا کیا حکم ہے جنہیں بدبودار پانی سے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عوامی باغوں میں نماز کا کیا حکم ہے۔ جن کے متعلق یہ معلوم ہے کہ انہیں ایسے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے جس میں بدبو پیدا ہو چکی ہوتی ہے۔ میں یہ سمجھتا رہا کہ یہ پانی صاف کیا ہوا ہوتا ہے اور جاری چشمہ وغیرہ سے آتا ہے یا ایسے کنوؤں سے جن تک گندے کنوؤں کا پانی لایا جاتا ہے۔ کیا ایسے باغوں میں نماز ادا کرنے سے لوگوں کو محکمہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی طرف سے روکا جائے۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اس مسئلہ میں درست بات کی وضاحت فرمائیں گے۔ سعد۔ ع۔ ا۔ الریاض

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب پانی میں بدبو پیدا ہو جائے تو ایسے باغ میں نماز درست نہیں کیونکہ نماز کی صحت کی شرائط میں سے ایک شرط اس جگہ کی طہارت بھی ہے جہاں مسلم نماز ادا کرتا ہے اور اگر اس پر کوئی پاک مٹی چیز بطور پردہ ہو جائے۔ تو نماز درست ہوگی۔

اور مسلم کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان باغوں میں نماز ادا کرے۔

بلکہ اس پر واجب یہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اللہ کے گھروں یعنی مساجد میں جا کر نماز ادا کرے۔ جن کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فِي بُيُوتِ الَّذِينَ تُرْفَعُ وَيَذُكْرُ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْعُدْوَةِ الْوَالِئَاتِ ۚ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۚ يَخَافُونَ لِمَا تَنْقَلِبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۚ لِيُحْزِنَهُمُ اللَّهُ أَضْحَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (النور: ۳۶-۳۸)

”ان گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ بلند (تعمیر) کیے جائیں اور وہاں اللہ کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں۔ یہ لوگ ہیں جنہیں اللہ کے ذکر، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ لین دین۔ وہ اس دن سے خائف رہتے ہیں جب دل (خوف اور گھبراہٹ سے) الٹ جائیں گے اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی۔ تاکہ اللہ انہیں ان کے عملوں کا بہت لہجھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے اور اللہ جسے چاہتا ہے بلا حساب رزق دیتا ہے۔“

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِ؛ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مَنِ عَذَرَ))



”جس نے اذان کی آواز سنی، پھر مسجد نہ آیا، اس کی نماز ادا نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ کوئی شرعی عذر ہو۔“

اس حدیث کو ابن ماجہ، دارقطنی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی اسناد مسلم کی شرط پر ہیں۔

ایک اندھے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی شخص مسجد تک لانے والا نہیں۔ کیا میرے لیے اپنے گھر میں نماز ادا کر لینے کی رخصت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

((بل تسمع النداء بالصلاة؟ قال: نعم قال: فأجب))

”کیا نماز کی اذان سنتے ہو؟ اس نے کہا ”ہاں“ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تو پھر مسجد میں آؤ۔“

اسے مسلم نے روایت کیا اور اس معنی میں احادیث بہت ہیں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے محکمہ پر واجب ہے کہ وہ ایسے باغوں میں لوگوں کو نماز ادا کرنے سے روکے اور اللہ عزوجل کے اس قول کے مطابق لوگوں کو مسجد میں نماز ادا کرنے کا حکم دیں۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى (المائدة: ۲)

”نیکی کے کاموں اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔“

نیز فرمایا:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (التوبة: ۷۱)

”مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں جو بھلے کاموں کا حکم دیتے اور برے کاموں سے روکتے ہیں۔“

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُخْبِرْهُ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فِلْسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَيُكَلِّمُهُ وَذَلِكَ أَوْفَى الْأَيْمَانِ))

”تم میں سے اگر کوئی بری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو زبان سے بدلنے کی کوشش کرے اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو دل سے (براجانے) اور یہ ایمان کا کمزور درجہ ہے۔“ (اسے مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا)۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 91



محدث فتویٰ